بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۲۴

عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱۰۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ہجرت سنہ ۱۳۲۱ ہش رسیدہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

مولوی محمد احمد صاحب مبلغ جو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ساتھ تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ واپس آگئے۔ قاضی محمد نذیر صاحب مبلغ لائلپوری کا لڑکا نعیم احمد خسرہ و نمونیا سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب انچارج دفتر ... امور عامہ اور نظارت ... ہیں

مرسلہ الفضل قادیان — ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر عقائد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حلفیہ بیان

مولوی محمد علی صاحب بھی اپنے عقائد پر کیوں حلف نہیں اٹھاتے؟

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۷۔ اپریل کو جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ وہ ۲۸۔ اپریل کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ مولوی صاحب یوں ہی جماعت احمدیہ کے خلاف بھرے بیٹھے رہتے۔ اور نہایت درشت الفاظ میں اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس خطبہ میں چونکہ انہیں بالفاظ "پیغام صلح" "الفضل کے دو مضامین کا جواب" دینا پڑا۔ اس لئے بہت ہی آپے سے باہر ہو گئے سوال تو صرف یہ تھا۔ کہ جب مولوی صاحب نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مجبور ہو کر کچھ نہ کچھ لکھنا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ باہمی آویزش ہو۔ تو پھر اس کا کیا مطلب۔ کہ اسی خطبہ میں انہوں نے بغیر کسی مجبوری کا ذکر کئے۔ اور بغیر کوئی وجہ اشتعال بتائے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف یزید کا ناپاک لفظ پھر استعمال کیا مولوی صاحب نے اس کا یہ بودا جواب دیتے ہوئے کہ کبھی وقت جس کی وہ کوئی تعیین نہیں کر سکے۔ ان کی پارٹی کو منافقین کہا گیا تھا۔ اور کبھی الہام اخرج منہ الیزیدیون کو ان پر چسپاں کیا گیا تھا۔ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وکیلانہ بحث شروع کر دی ہے۔ جس کے وہ عادی ہو چکے ہیں۔ اور جو ان کا روزمرہ کا مشغلہ ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اپنا عقیدہ یوں بیان کیا ہے۔ کہ:۔

(۱) "جس طرح یہ کھلا اور ظاہر امر ہے کہ آپ نے مجددیت کا دعوےٰ کیا۔ اسی طرح یہ بھی بین اور ظاہر ہے۔ کہ آپ نے دعوئے نبوت سے انکار کیا۔ اس کے خلاف قسمیں کھائیں۔ مدعی نبوت کو کافر۔ اور کاذب قرار دیا۔ مدعی نبوت پر لعنت بھیجی"۔

(۲) "باتیں موٹی اور بین ہیں۔ جو ہر ایک تاریخ احمدیت پڑھنے والے کے سامنے آسمان پر سورج کی طرح روشن ہیں۔ (۱) یہ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے مجددیت کیا۔ (۲) یہ کہ دعوائے نبوت سے آپ انکار کرتے رہے"۔

اس کے مقابلہ میں مولوی صاحب نے جہاں یہ کہا ہے۔ کہ "قادیان والے اٹھیں اور کہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا نہیں کہا لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ آپ کی کھلی تحریرات موجود ہیں۔ جن کا اعتراف خود ان کو بھی ہے۔ جو آج آپ کو مدعی نبوت قرار دے رہے ہیں"۔ وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ "ان ایمانداروں سے کوئی کیا کہے؟ کہ دوسروں سے حلفی شہادت مانگتے ہیں۔ اور خود ایک موٹی بات کے متعلق حلف اٹھانے کے لئے تیار نہیں"۔ (پیغام ۲۸ اپریل)

خود ساختہ عقیدہ پر حلف کا مطالبہ

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب یا ان کے ساتھیوں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت کے متعلق صحیح الفاظ میں حلف کا مطالبہ نہیں کیا۔ کبھی تو یہ کہا گیا۔ کہ "ستر آدمی حلفی شہادت دے دیں۔ کہ انہوں نے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کو مجدد سمجھتے ہوئے مانا تھا اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ان کو پتہ لگ گیا تھا۔ یا انہوں نے محسوس کیا تھا۔ کہ آپ نے دعوئے نبوت کیا ہے"۔ اور کبھی یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ یہ شہادت دی جائے۔ کہ "میں حضرت مرزا صاحب کو نبی کامل اعتقاد کرتا ہوں۔ اور حلفیہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ آپ نبی کامل تھے۔ ظلی نبی نہیں تھے۔ نہ جزوی نبی تھے۔ اگر اس اعتقاد میں جھوٹا ہوں۔ تو ہلاک ہو جاؤں"۔ مگر یہ تو ہم سمجھانے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظلی نبی تھے۔ تو ہم اس کا انکار کیونکر کر سکتے تھے۔ لیکن ظلی نبی کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ نبی نہ تھے۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آپ کو نبوت حاصل ہوئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ وہ قیامت تک باقی رہے گی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

اسی طرح جب ہم یہ مانتے ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۹۰۱ء میں دعوئے نبوت کیا۔ تو اس پر حلف کیوں اٹھائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آپ نے دعوے کے آغاز ہی میں اس امر کا اعلان فرما دیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام میں نبی اور رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور وہ بکثرت مجھ سے ہمکلام ہوتا۔ اور کثرت سے مجھ پر امور غیبیہ کا اظہار فرماتا ہے۔ ہاں ایک وقت آپ نے اپنے تئیں نبوت کی عرف اور رسمی تعریف کا جس میں نبی کے لئے شریعت لانا یا مستقل ہونا ضروری سمجھا گیا تھا۔ اپنے آپ کو مصداق نہ پا کر اپنے الہامات میں اپنے لئے نبی اور رسول کے لفظ کی تاویل محدث سے کی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف ہوا۔ تو آپ نے اپنے لئے صراحتاً نبی اور رسول کا نام اختیار فرمایا۔ اور سابقہ تاویل کو رد کر دیا۔ نیز نبی کے لئے شارع یا مستقل ہونے کی شرط کو ضروری قرار نہ ...

پس لفظ نبی کی تعریف میں تبدیلی واقعہ ہوئی نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت میں تغیر ہوا - اس عقیدہ پر ہر احمدی حلف اٹھا سکتا ہے - مگر مولوی محمد علی صاحب کو یہ بات منظور نہیں - بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں - کہ ہمارے لئے عقیدہ وہ خود گھڑیں - اور حلف ہم اٹھائیں -

مطالبہ حلف صحیح عقائد پر ہونا چاہئیے

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی الجھنوں میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے - ہم مولوی صاحب سے ان کے اس عقیدہ کے متعلق حلف کا مطالبہ کرتے ہیں - جو ان کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہے - چنانچہ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ایک گراں رقم بطور انعام پیش کر کے جس حلف کا مطالبہ کیا - اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے اور عذر تو کئے - مگر یہ نہیں کہا - کہ جن الفاظ میں ان سے حلف طلب کی گئی ہے - وہ ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں - اسی طرح ہمارا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو عقیدہ ہے - اس پر ہم حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حلف اٹھا چکے ہیں -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے عقائد پر حلف

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج سے قریباً ۲۸ سال قبل نہ صرف نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بلکہ اپنے تمام عقائد کے متعلق اور نہ صرف اپنے متعلق بلکہ اپنی تمام جماعت کے عقائد کے متعلق ایسے دل ہلا دینے والے الفاظ میں حلف اٹھا چکے ہیں - کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والا اور اسے قادر مطلق یقین کرنے والا کوئی انسان ان کو پڑھنے کے بعد قطعاً چون وچرا کی جرأت نہیں کر سکتا - چنانچہ حضور نے ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا - جو ۲۳ ستمبر ۱۹۱۵ء کے الفضل میں شائع ہوا کہ

"میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے - وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے - وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے - وہ خدا جو زندہ قادر اور سزا وجزا دینے والا ہے - وہ خدا جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا - میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ حضرت مسیح موعود زندہ تھے - اسی طرح کا نبی مانتا تھا جس طرح کا اب مانتا ہوں - میں اس بات کے لئے بھی قسم کھاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے مونہہ در مونہہ کھڑے ہو کر کہا ہے - کہ مسیح موعود نبی تھے - میں یہ نہیں کہتا کہ غیر مبایعین سب کے سب عملی لحاظ سے برے ہیں - اور ہماری جماعت کے سارے کے سارے لوگ عمل میں اچھے ہیں - مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جن عقائد پر ہم ہیں وہ سچے ہیں - خدا تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے - کہ اس کی طرف سے حضرت مسیح موعود نبی ہو کر آئے - ہم نے اس کی زبان سے اور اپنے کانوں سے سنا - اور اس کی تحریروں میں پڑھا - اس سے ہمیں ہرگز ہرگز انکار نہیں"

پھر فرمایا :- "میں یہ نہیں کہتا کہ ہم میں کوئی کمزوری نہیں - اور ہم ملائکہ کی طرح ہیں - مگر یہ میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ حق ہے - حضرت صاحب نبی تھے - اور ایسے نبی تھے - جیسے پہلے ہوئے ہیں - ہاں آپ براہ راست نبی نہیں - اور آپ کوئی جدید شریعت نہیں لائے - آپ امتی نبی ہیں - یعنی نبی تو ہیں - لیکن آپ کو نبوت ایک نبی کی اتباع میں ملی ہے - اس نبوت سے ہم کسی وقت بھی منکر نہیں - نہ پہلے تھے اور نہ اب ہیں"

کیا مولوی محمد علی صاحب حلف اٹھائینگے

ناظرین غور فرمائیں ایک ایک لفظ کس وثوق اور یقین پر دلالت کرتا ہے - اپنے عقائد کے درست اور صحیح ہونے پر کیسا مضبوط ایمان ہے - کتنی بڑی ایمانی جرأت اور دلیری کا اظہار ہے - لیکن افسوس صد افسوس مولوی محمد علی صاحب ابھی تک یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں - کہ "قادیان والے اٹھیں اور کہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوے نبوت سے انکار نہیں کیا" حالانکہ حلفیہ کہہ دیا گیا - اور آج سے ۲۷ سال پہلے کہا گیا - مگر کیا مولوی صاحب نے بھی آج تک اپنے عقائد کے متعلق اس طرح حلف اٹھانے کی جرأت کی ہے - بار بار مطالبہ کرنے پر ٹس سے مس ہوئے ہیں - ہزاروں روپے انعام پیش کرنے پر حلف کے لئے تیار ہوئے ہیں؟ اگر ہم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زمین پر بھی خدا تعالےٰ کی بادشاہت ہے

"خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے - لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے - کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے - ہاں سزائیں بھی ملتی رہتی ہیں - زلزلے آتے ہیں - بجلیاں پڑتی ہیں - کوہ آتش فشاں آتشبازی کی طرح مشتعل ہو کر ہزاروں جانوں کا نقصان کرتے جاتے ہیں - جہاز غرق ہوتے ہیں - ریل گاڑیوں کے ذریعہ سے صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں - طوفان آتے ہیں مکانات گرتے ہیں - سانپ کاٹتے ہیں - درندے پھاڑتے ہیں - وبائیں پڑتی ہیں - اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کھلے ہیں - جو مجرمین کی پاداش کے لئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکھے ہیں - پھر کیونکر کہا جائے - کہ خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں - سچ یہی ہے کہ بادشاہت تو ہے - ہر ایک مجرم کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں پڑی ہیں - اور پاؤں میں زنجیریں ہیں مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کر دیا ہے - کہ وہ ہتھکڑیاں اور وہ زنجیریں فی الفور اپنا اثر نہیں دکھاتی ہیں - اور آخر اگر انسان باز نہ آئے - تو دائمی جہنم تک پہونچاتی ہیں - اور اس عذاب میں ڈالتی ہیں - جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے نہ مرے" (کشتی نوح)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

ایک اور تقریب مسرت وشادمانی

قادیان سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

میرے لڑکے عزیزم مرزا داؤد احمد سلمہ ربہ کا نکاح اخویم مکرم میاں عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی عزیزہ زکیہ بیگم سلمہا کے ساتھ ہو چکا ہے - تقریب رخصتانہ کے لئے ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش بروز جمعرات مقرر ہوئی ہے - انشاء اللہ رخصتانہ شام کو چھ بجے بعد نماز عصر ہوگا - میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے - آمین

تین ٹائپسٹوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں قرآن کریم کے انگریزی مسودات ٹائپ کرانے کے لئے تین ہوشیار اور قابل ٹائپسٹوں کی فوری طور پر ضرورت ہے - درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں :- ناظر تالیف وتصنیف قادیان

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ہماری جماعت ہر سال دو یوم التبلیغ مناتی ہے جنمیں سے ایک غیر مسلم اصحاب کے لئے مخصوص ہوتا ہے - اور دوسرا مسلمانوں کے لئے - جماعت احمدیہ کا گذشتہ تجربہ بتا رہا ہے - کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تبلیغی ایام بہت مفید اور بابرکت ہیں - اور نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد میں ان سے بیداری پیدا ہوتی ہے بلکہ دوسروں پر بھی اچھا اثر ہوتا ہے - امسال ایک یوم التبلیغ کے لئے نظارت دعوت وتبلیغ نے ۲۴ مئی بروز اتوار مقرر کیا ہے - اور یہ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کے لئے مخصوص ہے - سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے تمام افراد کو یوم التبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لینے کی تاکید کریں - اور انتظام کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین زبردست پیشگوئیاں

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری پیشگوئی عیسائی قوم سے تعلق رکھتی ہے جو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق کی گئی۔ عیسائیت اس عقیدہ کو پیش کرتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ رحیم ہے۔ وہ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرنا چاہتا ہے۔ مگر دوسری طرف وہ عادل بھی ہے اور اس کی صفت عدل کا یہ تقاضا ہے۔ کہ کوئی گنہگار بغیر سزا کے نہ رہے۔ صفت عدل کے اس غلط مفہوم کی وجہ سے عیسائیوں کو بہت دقت پیش آئی۔ اور اس مشکل کو حل کرنے کے لئے انہوں نے کفارہ کے مسئلہ کو تراشا جو بالکل خلاف عقل اور بعید از قیاس ہے۔ کیونکہ عدل کا یہ مفہوم ہرگز صحیح نہیں کہ کسی گناہ گار کو معاف نہ کیا جائے کیونکہ کسی کی سزا کو معاف کرنا یہ عدل کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ عدل کے خلاف تو یہ بات ہے کہ کوئی بے گناہ سزا یافتہ نہ ہو جائے۔ یا کسی گناہ گار کو اس کے گناہ کی نوعیت سے زیادہ سزا نہ مل جائے۔ لیکن کسی کے گناہ کو معاف کر دینا یہ عدل کے خلاف نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ایک شخص ایک مزدور کو آٹھ آنہ اُجرت مقرر کر کے ایک کام پر لگاتا ہے اب وہ مفوضہ کام ختم ہونے کے بعد اگر وہ اس کی اُجرت آٹھ آنہ کی بجائے سات آنہ دیتا ہے۔ تو یہ ایک ظلم ہوگا۔ لیکن اگر وہ بہ اُجرت آٹھ آنہ سے زیادہ دیتا ہے۔ تو یہ بات کبھی ظلم نہیں کہلائے گی۔ بلکہ قابل تعریف ہوگی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کا گناہوں کو معاف فرمانا عدل کے خلاف نہیں۔ بلکہ بے گناہ کو سزا دینا یا گنہگار کو اس کے جرم سے زیادہ سزا دینا یہ امر عدل کے خلاف ہوگا۔

بہرحال عیسائیوں کا اس بارہ میں یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ رحیم بھی ہے اور عادل بھی۔ اس کا رحم تو یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ بندوں کے گناہ معاف کرے۔ لیکن عدل یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ سزا ضرور ملے۔ سو اللہ تعالےٰ نے ان کے اس عقیدہ کے مطابق ہی انہیں نشان دکھلایا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک فیصلہ کن مناظرہ ہوا جس میں اہل اسلام کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور عیسائیوں کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظر تھے۔ اس مناظرہ کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ چونکہ آتھم صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں دجّال کا لفظ (نعوذ باللہ) استعمال کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ مقدر کیا گیا ہے۔ کہ اگر آتھم نے اس بات سے رجوع نہ کیا۔ تو وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اُسے سخت ذلت نصیب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا آتھم صاحب پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ باوجودیکہ اس نے اپنی کتاب "اندرونہ بائبل" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے تھے اور آپؐ کو نعوذ باللہ دجّال قرار دیا تھا۔ لیکن اس پیشگوئی کو سن کر اس پر اتنی ہیبت طاری ہوئی۔ کہ اس نے بھرے مجمع میں اس بات سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اس نے ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور پھر اس کے بعد اس پر اتنا خوف مسلط ہوا۔ کہ پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ تک اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں کی بلکہ پیشگوئی کے خوف سے امرتسر لدھیانہ فیروزپور مختلف مقامات پر ڈر ڈر کر زندگی بسر کرتا رہا۔ پیشگوئی سے پہلے تو اس کی یہ حالت تھی۔ کہ ہر وقت عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کی تردید میں کمربستہ رہتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلا کرتا تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے بعد اس پر خاموشی کی مہر لگ گئی۔ اور متواتر پندرہ ماہ تک اس نے نہ تو عیسائیت کی تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور نہ اسلام کے خلاف لب کشائی کی۔ بلکہ ان ایام کو نہایت ہی خاموشی اور خوف زدگی کی حالت میں گزارا۔ آتھم صاحب کی اس خاموشی اور رجوع الی الحق کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو سزا مقرر تھی۔ وہ ٹل گئی۔ کیونکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ مذکور تھے۔ کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے لئے ہاویہ کی سزا اس صورت میں مقدر ہے۔ جبکہ "حق کی طرف وہ رجوع نہ کرے"۔ لیکن جب اس نے جلسہ کے دوران ہی میں اپنی تحریری بات سے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ اس نے اپنی کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہیں کی۔ اور اس کے بعد پندرہ ماہ تک خاموش اور خوف زدہ رہ کر اس بات کی واضح طور پر تصدیق کر دی۔ کہ وہ پیشگوئی سے حد درجہ مرعوب اور خائف ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس پر رحم کیا۔ اور وہ ہاویہ میں گرنے سے بچ گیا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایسے معاندِ احمدیت کو بھی اس پیشگوئی کے متعلق یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ

"ہم مانتے ہیں۔ کہ آتھم کو موت کا اندیشہ ہوا ہوگا۔ اور یقیناً ہوا ہوگا۔ اور اس خوف سے اس نے ہر ایک تدبیر سے کام لیا" (الہامات مرزا ص۱۱)

لیکن جب یہ پندرہ ماہ کی میعاد گزر گئی تو عیسائیوں۔ اور دیگر معاندین احمدیت کی طرف سے یہ شور مچایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور دوسری طرف عبداللہ آتھم کے دل سے پیشگوئی کا خوف کسی قدر کم ہو گیا۔ اور عیسائیوں نے اس کے جلوس نکال نکال کر یہ ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا۔ کہ یہ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ حالت دیکھی۔ تو عبداللہ آتھم سے قسم کا مطالبہ کیا۔ کہ وہ اس بات پر حلف اُٹھائے۔ کہ اس نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اور آپ نے اس کے لئے چار ہزار روپے کا انعامی اشتہار شائع کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے۔ اور اگر قسم نہ کھاویں۔ تو پھر بھی خدا تعالےٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ اور وہ دن نزدیک ہیں۔ دُور نہیں"

(اشتہار انعامی چیلنج چار ہزار روپیہ ص۱۱)

چنانچہ اس کے بعد ابھی سات ماہ بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ آتھم صاحب جولائی ۱۸۹۷ء میں فوت ہو گئے۔ اور وہ عیسائی جو چند ماہ پہلے ان کے جلوس نکالا کرتے تھے۔ اب ان کے ماتم میں مصروف ہو گئے۔

اب اس پیشگوئی کو اگر عیسائیت کے نقطۂ نگاہ۔ اور عقیدہ کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ آتھم صاحب کو پہلے سزا اور عذاب سے بچنا ہی چاہیئے تھا۔ اور بعدہٗ اس عذاب میں گرفتار ہو کر خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق اپنے کیفر کردار کو پہنچنا ضروری تھا۔ کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ یہی ہے۔ کہ خدا رحیم ہے۔ وہ اپنے بندوں پر رحم کرتا۔ اور ان کی سزا کو دُور کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہ خدا عادل ہے۔ وہ کسی گناہ گار کو بغیر سزا نہیں چھوڑتا سو عیسائیوں کے اس عقیدہ کے مطابق ڈپٹی عبداللہ صاحب آتھم پہلے اپنے رجوع الی الحق کی وجہ سے صفت رحم کے ماتحت سزا سے بچ گئے۔ لیکن اس کے بعد صفت عدل کے ماتحت پکڑے گئے۔ اور خدائی عذاب میں گرفتار ہو کر دوسروں کے لئے عبرت کا موجب بنے۔

خاکسار

ملک محمد عبداللہ۔

قادیان

حصولِ علم کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

اور

دورِ اوّل کے مسلمانوں کا شاندار نظام تعلیم

(۲)

مضمون کی پہلی قسط میں ایک جرمن پروفیسر ڈاکٹر (Dr Daniel Haneberg) دانیال ہینے برگ پروفیسر میونک یونیورسٹی کی کتاب "اسلامی نظام تعلیم" (مترجم درانی) مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں سے چند ضروری اقتباسات ہدیہ ناظرین کئے گئے تھے۔ جن سے دور اول کے مسلمانوں کے شاندار نظام تعلیم پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اب اسی کتاب کے چند اور اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکیگا کہ مسلمانوں نے اپنے محبوب آقا و مطاع حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد طلب العلم فریضۃٌ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ کی تعمیل میں کیا کوششیں کیں۔

علم کے شوق میں سیاحت

تاریخ اسلام میں ایک ایسی خصوصیت پائی جاتی ہے۔ کہ جہاں تک مجھے علم ہے باقی دُنیا کی تاریخ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور جس نے علمی شوق کو بے حد وسعت دے دی۔ میری مراد اس شوق سیاحت سے ہے۔ جو مسلمان اقوام میں بہت عام رہا ہے۔ اور جس کی برکت سے ہر بڑی مسجد میں چار دانگ عالم سے مسافر آ آ کر اترتے تھے۔ . . . . . مسجدوں کو مدارس بنا کر اسلام نے سیاحت کے شوق کو علم کے لئے از حد فائدہ مند بنادیا۔ . . . . حج اسلام کا ایک فریضہ ہے اور اس فرض کے ادا کرنے کے لئے ہر سال ہزارہا لوگ دور دراز ممالک سے مکہ معظمہ کو آتے تھے۔ جن میں علم کے طالب اور فاضل اجل بھی ہوتے تھے۔ جو شخص مشرقِ اقصےٰ سے ہزارہا کوس کی مسافت طے کر کے آتا تھا۔ وہ بلا کسی مزید تکلیف کے بغداد کے مدارس میں ہو کر جاتا تھا۔ اور جب وہ یہاں تک آ چکتا تھا۔ تو اس سے یہ نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ دمشق کے فضلاء کا درس سنے بغیر واپس چلا جائے۔ ان میں سے اکثر اپنے علمی سفر میں مصر کو بھی شامل کر لیتے تھے۔ دوسری طرف افریقہ اور مغرب (مراکش) کے آنے والے مشرق کے مدارس (دمشق بغداد وغیرہ) کو دیکھے اور ان کے لیکچر سنے بغیر واپس نہیں جاتے تھے ص۲۴

نشر و اشاعت

ہر حال میں تعلیم کا مسجد سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ اور اس تعلق کی وجہ سے لیکچروں کی اشاعت آسان ہو جاتی تھی۔ اور نشر علوم میں بے حد مدد ملتی تھی۔ تعلیم عام پر مذہب نے جو مفید اثر ڈالا۔ یہ اسکی دوسری مثال ہے عوام اور اساتذہ کے درمیان کوئی بُعد نہ رہتا تھا۔ کوئی چیز بھی ان کے درمیان حائل نہ رہتی تھی۔ اگر لیکچر مسجدوں میں ہوں اور اکثر ایسا ہی ہوتا تھا۔ تو سامعین استاد کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ ہر ایک آدمی بلا امتیاز اس حلقے میں شامل ہوسکتا تھا۔ البتہ استاد سے اجازت لینی پڑتی تھی۔ ص۲۱

اساتذہ پر نقد و جرح

مدرسین کا دستور تھا کہ اعتراضات سنتے تھے۔ لیکچروں کے موضوع پر بحث و مباحثہ ہوتا تھا۔ اور ہر ایک استاد نکتہ چینی سننے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اس دستور کا ایک فائدہ مند اثر یہ تھا۔ کہ استاد سبق کے لئے وقت کیساتھ پوری پوری تیاری کر کے آتے تھے۔ ایسے اتفاقات بھی تاریخوں میں موجود ہیں۔ کہ ایک نوعمر استاد جو خود ابھی درجہ تکمیل کو نہیں پہونچا مسجد میں ایک فاضل کے سوالات سے عاجز آ کر مسند درس سے مستعفی ہو جاتا ہے۔ اور اپنی تعلیم کی تکمیل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن فضلا کی محض موجودگی بھی خواہ وہ خاموش ہی رہیں مدرسین کی حوصلہ افزائی اور ولولہ انگیزی کا باعث ضرور ہوتی تھی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں مذہب نے تعلیم پر کچھ پابندیاں لگا دیں وہاں ان کے عوض فوائد بھی بے حد پہونچائے۔ اور سب سے زیادہ اس طرح کہ تعلیم و تدریس کو مسجد اور ان کے ملحقہ مکانات کے ساتھ وابستہ کر کے پبلک کے ساتھ اس کا مستقل تعلق قائم رکھا" (۲۲-۲۳)

جمع حدیث

بعض علوم ایسے تھے جن کی تکمیل بغیر سیاحت کے نہیں ہوسکتی تھی۔ روائت حدیث میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ تھی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال و اعمال اسلام میں فرائض دین کا معیار رہے۔ ان کا دریا بڑھتے بڑھتے ایک سمندر بن گیا۔ لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ بعض لوگوں نے دیدہ دانستہ موضوع حدیثیں پھیلا رکھی ہیں۔ . . . . . اس لئے ان لوگوں نے جن کے سینوں میں اسلام کا جوش اور جن کے باطن خلوص سے معمور تھے نہایت مشقت خیز سیاحتیں کیں اور دنیا کے جس حصہ میں بھی ان کو حدیث کے کسی ذخیرے کا پتہ لگا وہ مردانہ وار وہاں پہونچے۔ ہمارے دلیر سے دلیر محققین علم الحیواۃ کی قربانیاں ان حدیث جمع کرنے والوں کے جوش و ہمت کا کچھ کچھ پتہ دے سکتی ہیں۔ جمع حدیث کے عشق نے مشہور عالم امام بخاری کو اپنے ترکستانی وطن سے نکالا۔ اور نہ صرف بغداد تک لایا۔ جو اس وقت علم حدیث کا مرکز بنا ہوا تھا۔ بلکہ وسط عرب کے ریگستانوں میں پھرا کر آخر مصر و شام کی بھی بادیہ پیمائی کرائی۔ . . . . . سولہ سال کی غریب الوطنی اور محنت شاقہ کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ہمارے لئے ساٹھ ہزار احادیث کا ایک حیرت انگیز مجموعہ چھوڑ گئے ایک اور شخص ابوالقاسم نامی نے تیرہ سو حدیثیں جمع کیں۔ . . . . . . اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مذہبی شوق تحقیق کا جوش کن بلندیوں تک پہونچ سکتا ہے۔ اور اس شوق کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں نے کیسی کیسی مشقتیں اٹھائیں"۔ ص۲۶

باہمی رواداری

امام ابوحنیفہ امام مالک۔ امام شافعی نے رواداری۔ مروت ملائمت اور بردباری کی نہایت خوبصورت مثال پیش کی ہے۔ حالانکہ آرا اور طریقہ تعلیم میں تینوں بزرگ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے تھے لیکن امام شافعی اور امام مالک میں نہائت گہرا اور دوستانہ میل جول رہا۔ . . . . . ہمعصرانہ تفاخر کا احساس ایک حد تک سارے گروہوں میں رہا۔ . . . لیکن یقینی طور پر احترام ہوتا تھا۔ محض مادی منفعت کی خاطر مذہب اور عقیدہ بدل لینا بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ . . . . . ہر ایک فرقہ اس کوشش میں رہتا تھا کہ وہی لوگ اس میں شامل ہوں جو اختلافات کو سمجھتے۔ اور اس کی اپنی آرا کو دل سے مانتے ہوں۔ ص۳۰-۳۱

کتابوں کی فراوانی

اسلام کی ابتدا میں ہی کتابوں کا جمع کرنا عزت و افتخار کا سرمایہ سمجھا جانے لگا تھا۔ . . ایک وزیر کا ذکر ہے۔ کہ جب سفر پر جاتا تو کتابوں سے لدے ہوئے تیس اونٹ ساتھ ہوتے تھے۔ بے شمار کاتب . . . . پرانی کتابوں کے نئے نسخے تیار کرنے میں دن رات مصروف رہتے تھے۔ . . . ان کے علاوہ لاتعداد مصنف موجود تھے۔ جنکی محیر العقول قوت تخلیق آئے دن نئی نئی تصنیفات عرصۂ وجود میں لاتی رہتی تھی۔ . . . . ہر مقام پر مساجد و مدارس میں کتب خانے قائم ہو گئے۔ جن میں سے بعض تعداد کتب اور بعض مسودات کی صحت و درستی کے لئے مشہور تھے۔ کاترمیر Quatremere نے چالیس کتب خانوں کا پتہ لگایا۔ وان ہامر Von Hammer نے اس تعداد میں معقول اضافہ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی ممالک میں کتابوں کی کمی نہ تھی۔ لیکن مدارس کی پبلک زندگی اور آزادانہ میل جول میں عزت کے ساتھ شریک ہونے کے لئے ضروری تھا۔ کہ یادداشت پر کامل بھروسہ ہو۔ ص۳۲-۳۳

قوت حافظہ کی حیرت انگیز ترقی

ایسے علما کم نہیں تھے جنہوں نے بچپن میں قرآن لفظ بلفظ حفظ کر لیا۔ پھر شعراء کے قدیم کی بیسیوں نظمیں سنا سکتے تھے۔ رسالت کے ساتھ تمام علم و فقہ جو بجائے خود ایک سمندر ہے ازبر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ہزارہا احادیث معہ راویوں کے سلسلوں کے وہ بتا سکتے تھے۔ اور مجال نہیں کہ کہیں غلطی کر بیٹھیں۔ مروزی فخریہ کہا کرتا تھا۔ کہ میں ستر ہزار احادیث گویا ایک تھیلے میں لئے پھرتا ہوں۔ امام بخاری کے نکتہ چینیوں نے . . . آپکا امتحان لیا۔ آپنے ایسے حیرت انگیز اور ہمہ گیر حافظہ کا ثبوت دیا۔ کہ انکی شہرت ہمیشہ کے لئے قائم ہوگئی۔ قوت حافظہ کی اس طرح غیر معمولی تربیت اسلامی نظام تعلیم کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ ص۳۳-۳۴

آزادیٔ درس

جہاں حلقہ درس میں شرکت کی اجازت عام تھی۔ وہاں درس دینے کی آزادی بھی کامل تھی۔ یعنی ہر شریف مسلمان جو اپنے میں اسکی قابلیت رکھتا بغیر کسی دشواری کے مسند درس پر بیٹھ سکتا تھا۔ . . . نہ کوئی سرکاری امتحان تھا۔ اور نہ استادوں کے تقرر کی کوئی خاص رسم تھی۔ جن علوم کا مذہب سے کوئی خاص واسطہ نہ ہوتا تھا۔ ان کے درس کے لئے پرانے علماء کا تلمذ ضروری نہ تھا۔ ابن سینا کو جسقدر کتابیں ہاتھ لگیں پڑھ ڈالیں۔ کچھ عرصہ طبابت کی جس کے بعد انھوں نے اپنے آپ کو درس دینے کے تیار سمجھا حالانکہ اس کی عمر [illegible] برس کی تھی۔ طب اور فلسفہ پڑھانے لگے۔ غلام [illegible] مدرس بن جاتے تھے۔ ص۳۴

[illegible]

بیعت میں نبوت کا اقرار لینے کی ضرورت نہ تھی

جب کوئی انسان صراط مستقیم سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ تو پھر ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اور بالآخر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو کر اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کی وحی اور الہام میں نبی اور رسول قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ آنیوالا موعود نبی ہوگا۔ پہلے انبیاء کے صحیفے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی اور رسول کے طور پر پیش کیا۔ آپ کی جماعت کا سواد اعظم آپ کو نبی قرار دیتا ہے۔ مگر غیر مبایعین ہیں۔ کہ ایک لمبے زمانہ تک نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقرار کرنے کے بعد اب حضرت مسیح موعود ؑ کو غیر نبی قرار دیتے ہیں۔ اس بارہ میں مبایعین کے لٹریچر میں دلائل کا ایک انبار موجود ہے جس کے دہرانے کی اس وقت ضرورت نہیں۔ اور جس سے ہر طالب حق کی تسلی ہو سکتی ہے مگر غیر مبایعین سر توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ جسے خدا نے اور اس کے رسول نے نبی قرار دیا اسے غیر نبی ثابت کر سکیں فلا تأسف کل الاسف علیہم انّٰی یؤفکون۔

ایک دلیل غیر مبایعین کی طرف سے یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہوتے۔ تو بیعت لیتے وقت اپنی نبوت کا اقرار لیتے۔ مگر شرائط بیعت میں کہیں نبوت کا ذکر نہیں۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ آپ نبی نہیں لیکن اگر شرائط بیعت میں نبوت کا ذکر نہ ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ تو کیا شرائط بیعت میں مسیح موعود مہدی اور مجدد کا ذکر نہ ہونے سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ آپ مسیح موعود ؑ بھی نہیں تھے۔ امام مہدی بھی نہیں تھے۔ اور مجدد بھی نہیں تھے۔ مگر یہ امر خود غیر مبایعین کے نزدیک بھی باطل ہے۔ کیونکہ وہ باوجود شرائط بیعت میں ان الفاظ اور خطابات کے نہ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود ؑ اور امام مہدی اور مجدد ؑ مانتے ہیں۔ پس اس عقیدہ کی موجودگی میں ان کا وہ اصل کہاں گیا۔ جو ان کی طرف سے نبوت کے عدم ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے

در اصل بیعت لیتے وقت اس بات کی ضرورت نہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کا اقرار لیتے۔ اور سورۃ ممتحنہ کی آیت یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین الخ سے بھی ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی بیعت کا اقرار لیتے وقت اپنی رسالت اور نبوت کا اقرار نہیں لیتے تھے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بیعت لیتے وقت اپنی نبوت کا اقرار نہ لیتے تھے۔ تو اس سے آپ کی عدم نبوت کا استدلال درست نہیں ہو سکتا۔ بیعت درحقیقت اقرار اطاعت کے لئے ہوتی ہے۔ اور بیعت کرنے وہی آتا ہے۔ جو پہلے دعویٰ اور مقام کو مان لیتا ہے۔ اس لئے شرائط بیعت میں نبوت یا رسالت کے ذکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مندرجہ آیت میں مومنات کا لفظ ان عورتوں پر بولا گیا ہے۔ جو بیعت کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں۔ اور یہ لفظ باعتبار مایؤول استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ فبایعھنّ کا قرینہ بھی ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ جبکہ وہ عورتیں ابھی اسلام میں داخل نہیں ہوئیں۔ اور اسلام کے احکام کا انہیں کچھ پتہ نہیں۔ اور نہ ہی اسلام کے احکام کے مطابق ان کا عمل ہے۔ تو پھر مومنات کا لفظ حقیقی معنوں میں ان کے حق میں کیونکر استعمال ہو سکتا ہے پس لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ یہ لفظ انجام کے اعتبار سے ذکر کیا گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے اس آیت کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس میں ان مومن عورتوں کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر پہلے سے ایمان رکھتی تھیں۔ مولوی صاحب نے اس ادعا کو حسب معمول طعن و تشنیع سے ملوث کر کے بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "آیت قرآنی کو لو۔ جو جناب میاں صاحب نے بطور دلیل پیش کی ہے۔ یہ شروع یہاں سے ہوتی ہے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک۔ جب مومن عورتیں تجھ سے بیعت کریں۔ مگر تفسیر کبیر جدید کے بلند پایہ مصنف کو مومنات کا لفظ ہی نظر نہیں آتا۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ اس آیت کی شرائط بیعت میں محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کا کوئی ذکر نہیں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم بھی جب غیر مسلموں کو مسلمان بناتے تھے تو اپنی رسالت کا اقرار نہ لیتے تھے۔ اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب بھی اپنی جماعت میں داخل کرتے وقت اپنی نبوت کا اقرار نہ لیتے تھے۔ اور اتنا نہیں سمجھتا۔ کہ آیت قرآنی میں تو مومنات کا لفظ ہے۔ اور وہاں صرف مومن عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے۔ یہ اب مومن نہیں ہو رہیں۔ بلکہ پہلے سے مومن ہیں بایں ان سے چند خاص باتوں کی بیعت لی جاتی ہے"

(پیغام صلح ۲۸ اپریل)

لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں ایسے کرخت اور خلاف تہذیب الفاظ استعمال کرنے والے مترجم قرآن مولانا کو بے جا غیظ و غضب میں اتنا بھی معلوم نہیں کہ وہ خود اس آیت کا کیا مفہوم پیش کر چکے ہیں۔

یہی استدلال ۳۰ اپریل کو امرتسر کے ایک غیر مبائع دوست نے ہمارے پیش کیا۔ تو انہیں سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ کہ آیت میں لفظ مومنات انجام کے اعتبار سے استعمال ہوا ہے۔ مگر وہ کچھ نہ کچھ جواب دیتے رہے۔ آخر مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر بیان القرآن منگائی گئی۔ اور سورہ ممتحنہ کی تفسیر نکال کر یہ آیت دیکھی گئی۔ جہاں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ فتح مکہ کے دن جو عورتیں بیعت کے لئے آئی تھیں جن میں ہندہ بنت عتبہ بھی تھیں۔ ان سے انہیں الفاظ میں بیعت لی گئی تھی جب تفسیر سے یہ حصہ ان غیر مبائع دوست کے سامنے رکھا گیا۔ تو وہ بالکل خاموش ہو گئے۔ اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

ظاہر ہے کہ فتح مکہ کے دن بیعت کرنے والی وہی عورتیں تھیں۔ جو پہلے مسلمان نہ تھیں۔ اور ایمان کی تعریف اقرارٌ باللسان وتصدیقٌ بالجنان وعملٌ بالارکان کے ماتحت تبھی کوئی مومن ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے تصدیق کرے۔ اور اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے پر مہر لگائے۔ اور اگر یہ صورت نہ ہو تو اسلام کی اصطلاح میں وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔

غرض جب انسان سیدھے رستے کو چھوڑتا ہے۔ تو پھر مشہور مثل الغریق یتشبث بالحشیش کے مطابق اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اور صراط مستقیم سے دور ہوتا جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو صراط مستقیم پر گامزن ہوتا ہے۔ اس کی تائید اور نصرت خدا کی طرف سے ہوتی رہتی ہے ہر میدان میں اسے فتح حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی باتوں کی تائید اللہ اور رسول کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ فافھم ولا تکن من المستعجلین۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ضروری اعلان

مکرم میر قاسم علی صاحب مرحوم ایڈیٹر فاروق ۲۱ اپریل کو فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ بذریعہ اخبار الفضل خبر دی جا چکی ہے۔ جہاں تک معلوم ہے میر صاحب مرحوم کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔ اور نہ ان کے کسی رشتہ دار کا حال معلوم ہے۔ لیکن اگر ان کے قریبی رشتہ داروں میں سے ان کا کوئی بھائی۔ بہن۔ چچا یا کوئی اور رشتہ دار موجود ہو۔ تو وہ اپنے متعلق نظارت کو صحیح صحیح اور جلد اطلاع دے۔ تاکہ تقسیم جائیداد کے وقت اس کا حق دیا جا سکے۔

ناظر امور عامہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کانانور (مالابار) :- مولوی عبداللہ صاحب مبلغ کی رپورٹ ۸ اپریل ۴۲ء تا ۲۱ اپریل سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے ۸۲ میل کا تبلیغی سفر کیا۔ تین تقریریں کیں۔ اور دس افراد کو بذریعہ ملاقات احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ علاوہ ازیں آپ جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام بھی کرتے رہے۔ اور روزانہ تفسیر کبیر کا درس اور الفضل اور رسالہ فرقان کا ترجمہ لوگوں کو سناتے رہے بعض مضامین بھی اشاعت کیلئے لکھے۔

منٹگمری :- مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد احمد صاحب نے ۱۱ اپریل سے ۲۶ اپریل تک امرتسر۔ لاہور۔ منٹگمری کبیر والہ۔ سرائے سدھو۔ باگڑ سرکانہ۔ پاکپتن۔ اوکاڑہ۔ گوجرانوالہ وغیرہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اوکاڑہ میں علاوہ تربیتی تقاریر کے ایک پبلک جلسہ بھی کیا گیا۔ جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ شریک ہوئے۔ کبیر والہ میں دو غیر احمدی تحصیلداروں کو تبلیغ کی گئی۔

پشاور :- مولوی چراغ الدین صاحب نے ۱۵ اپریل تا ۲۲ اپریل مندرجہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ سفید ڈھیری۔ پشاور کوہاٹ۔ لاچی۔ بنوں۔ اور ۱۲۵ میل کا سفر کرکے آٹھ لیکچر دیئے۔ دو مولویوں کے ساتھ مختلف اوقات میں دو دو گھنٹے ختم نبوت پر تبادلہ خیالات کیا۔ آپ نے دورہ کردہ مقامات میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے درس جاری کئے۔

بگول :- مولوی عبدالعزیز صاحب نے دو تقریریں کیں۔ اور انفرادی طور پر لوگوں کو مختلف دیہات کا دورہ کرکے تبلیغ احمدیت کی۔ تعلیم و تربیت کے کام کے علاوہ آپ بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن کا بھی سبق دیتے ہیں۔

مین پوری (یو۔پی) :- مولوی فضل الدین صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں مضافات شاہجہان پور کے چھ مقامات کا دورہ کرکے بارہ تقریریں کیں۔ نیز ہندو مسلم اتحاد پر بھی کئی جلسے منعقد کئے۔ جن کا پبلک پر بہت عمدہ اثر ہؤا۔ علاوہ ازیں آپ جماعتوں کی تربیت کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔

راولپنڈی :- مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے ۸ اپریل تا ۳۰ اپریل تک مندرجہ ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ (۱) راولپنڈی۔ (۲) جہلم۔ (۳) منڈی بہاؤالدین (۴) مونگ۔ (۵) رسول ہیڈ۔ (۶) داراپور (۷) ڈنگہ۔ ان مقامات پر آپ نے بارہ درس اور سات تقریریں کیں۔ پچیس افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ عام تبلیغ کے علاوہ آپ تعلیم و تربیت کا کام بھی کرتے رہے۔ اور جماعتوں میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ رسول ہیڈ میں ایک پبلک جلسہ کیا گیا جس میں مولوی صاحب موصوف نے "موعود کل ادیان" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو بہت ہی کامیاب رہی۔

کن پورہ (کشمیر) :- مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے عرصہ زیر رپورٹ میں چھ مقامات کا دورہ کرکے تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔ ان مقامات میں آپ نے بعض ڈوگرہ راجپوتوں کو بھی تبلیغ اسلام کی۔ جماعت احمدیہ جموں شہر نے بازار میں ایک ریڈنگ روم کھولا ہے۔ جہاں اخبارات سلسلہ اور دیگر کتب مطالعہ کیلئے رکھی ہیں۔

امرتسر :- قریشی محمد نذیر صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب نے امرتسر کے ایک تبلیغی جلسہ میں شمولیت کی۔ گیانی عباداللہ صاحب نے صداقت اسلام پر تقریر کی جسکا بہت اچھا اثر ہؤا۔ سامعین میں ہر مذہب وملت کے آدمی شامل تھے۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

ایک تبلیغی اشتہار کے متعلق اعلان

محمد شفیع صاحب احمدی بکس سیکر بازار کاٹھیاں والا شہر سیالکوٹ سے تبلیغی اشتہار "اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔" جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ اور وہ تقسیم کرنا چاہیں۔ وہ صرف محصول ڈاک بھجوا کر منگوا سکتی ہیں۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

پنڈی گھیپ میں کامیاب جلسہ

۲۲ اپریل کو چودھری محمد یار صاحب عارف اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پر مشتمل تبلیغی وفد میاں جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور کی معیت میں پنڈی گھیپ آیا۔ اسی دن شام کو جلسہ کا انتظام کپتان سلطان محمد خان صاحب کے مکان کے وسیع صحن میں کیا گیا۔ جس میں لوگ بکثرت شامل ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت چودھری عبدالعزیز صاحب شروع ہوئی۔ عارف صاحب کے تلاوت قرآن کریم اور خاکسار کے نظم پڑھنے کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان بیان فرمائی۔ اور قرآن کریم کی اعجازی شان پر روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ تمام مذاہب میں سے یہ فخر حضور علیہ السلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوئے۔ ازاں بعد چودھری محمد یار صاحب عارف نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے حالات سنائے۔ اور وہاں بالعموم جو اعتراضات ہوتے ہیں اور جو جوابات دیئے جاتے ہیں وہ بتائے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات انجیل سے ثابت کی۔ اور آمد ثانی کے متعلق بتایا۔ کہ اس سے مراد آپ کی روحانی قوت کے ساتھ کسی مثیل کا ظاہر ہونا تھا۔

دوسرے دن بھی جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں حاضری پہلے دن کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو سکھ بھی کثرت سے آئے۔ جلسہ زیر صدارت میاں جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور منعقد ہؤا۔ تلاوت و نظم کے بعد چودھری محمد یار صاحب عارف نے "دنیا میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کرتے ہوئے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں اقوام عالم کے مذہبی۔ تمدنی اور سیاسی اختلافات کو دور کرنے کے ذرائع عمدہ پیرایہ میں بیان کئے۔ اس تقریر کو ہندو مسلم سب نے بہت پسند کیا۔ اور بعض ہندوؤں نے کہا۔ کہ ایسی تقریر کا ہمارے دھرم سالہ میں بھی انتظام ہو۔ تو بہت اچھا ہے۔ آپ کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب نے دیگر مذاہب کی مذہبی کتب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں عمدہ طریق پر بیان کیں۔ اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کئی شبد پیش کرکے بتایا۔ کہ وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام کے مصدق تھے۔ نیز احمدیت کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضرین ان جلسوں سے بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

ان جلسوں کے علاوہ مبلغین نے میاں جان محمد صاحب اور چودھری عبدالعزیز صاحب کی معیت میں بعض ہندو مسلم اصحاب سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہؤا۔ والسلام

خاکسار اللہ بخش
سکرٹری جماعت احمدیہ پنڈی گھیپ

تقرر پراونشل امیر

صوبہ سرحد کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قاضی محمد یوسف صاحب کو پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے یہ تقرری ۳۰ اپریل ۴۴ء تک کے لئے ہوگی۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

مورخہ $\frac{۵}{۴۲}$ ۲ کو دار الشکر کمیٹی کے دو قرعے ڈالے گئے۔ پہلا قرعہ سکینہ بیگم صاحبہ سکنہ قادیان اور دوسرا قرعہ صوبیدار میجر شیر محمد خانصاحب محلہ دار العلوم کا نکلا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ہر دو اصحاب بموجب قواعد دار الشکر روپیہ لے سکتے ہیں۔ $\frac{۵}{۴۲}$ ۳

خاکسار محمد الدین سکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان ضلع گورداسپور

صنعتی اداروں کی مالی امداد کے متعلق اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے بیس ہزار روپے کی رقم اس لئے الگ کی ہے۔ کہ مالی سال رواں کے دوران میں نوجوان تعلیم یافتہ پنجابیوں کو صنعتی ذرائع سے معاش پیدا کرنے میں مدد دینے کی غرض سے امدادی رقوم دی جائیں۔ یہ امدادی رقوم اُن افراد کو جنہوں نے کسی خاص صنعت وحرفت میں ٹریننگ لی ہو۔ اس سے متعلقہ کاروبار صنعت یا حرفہ کے جاری کرنے کیلئے عطا کی جائیں گی۔ جو لوگ پہلے ہی کسی کاروبار یا حرفہ میں مصروف ہیں۔ اُن کو اپنی سرگرمیوں کی توسیع کیلئے بھی امدادی رقوم دی جاسکتی ہیں۔ چند افراد کے مجموعہ یا کواپریٹو مجالس کو ترجیح دی جائیگی معمولًا کوئی امدادی رقم ڈیڑھ ہزار روپیہ سے تجاوز نہیں کرے گی۔ لیکن خاص حالتوں میں اس سے زیادہ رقم بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ رقوم نہ تو واپس لی جائیں گی اور نہ دوبارہ دی جائینگی۔ لیکن عام طور پر اس شرط کی مستوجب ہونگی۔ کہ امداد پانے والا کم از کم اتنی ہی رقم اپنی جیب سے خرچ کرے۔ جتنی کہ گورنمنٹ نے دی ہے سکیم کا مقصد صوبہ میں بے روزگاری کو دور کرنا اور صنعت وحرفت کو نشوونما دینا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم خاص کر ذیل کے کاموں کے لئے دی جائیں گی۔

(الف) آلات۔ اوزار اور کلوں کی خرید معہ اُن کے نصب کرنے کے اخراجات کے۔

(ب) امداد پانے والے کو اس قابل بنانا کہ کسی صنعت کو تجارتی پیمانہ پر چلانے میں جو مشکلات ابتداء میں پیش آتی ہیں۔ وہ اُن پر غالب آجائے۔ (ج) ابتداء میں پیداوار کے کم ہونے کی وجہ سے جو نقصان ہو۔ اس کی تلافی کے لئے مدد دینا۔ (د) خاص حالتوں میں کاروباری سرمایہ بہم پہنچانا اور انفرادی حالتوں میں ایسی اغراض کیلئے امداد دینا جن کو گورنمنٹ منظور کرے اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم کے حصول کے لئے درخواستیں درخواست دہندہ کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

احمدیہ کیلنڈر کی قیمت میں خاص رعایت

سال رواں کا احمدیہ کیلنڈر بفضلہ تعالےٰ پہلے سے زیادہ دیدہ زیب کٹ وہ اور ہر لحاظ سے مکمل طبع ہوا ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اس قومی اور ملّی چیز کو نہیں حاصل کیا۔ وہ اب اس خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اب قیمت ۳ر کی بجائے ۲ر کر دی گئی ہے۔ اور ساتھ چار یا چار سے زائد کیلنڈر منگوانے پر خرچ ڈاک کی بھی رعایت دی جاتی ہے۔ احمدیہ کیلنڈر میں قمری اور انگریزی تاریخیں اور رخصتیں بھی درج ہیں۔

(مہتمم نشر واشاعت)

جماعتہائے سندھ کیلئے ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ اور بعض کے متعلق یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی رپورٹیں براہ راست مرکز کو بھیج دی جاتی ہیں۔ یہ ایک بیقاعدگی ہے۔ جو نہیں ہونی چاہیئے۔ رپورٹوں کا باقاعدہ ہر ماہ آنا اور مندرجہ ذیل پتہ پر آنا نہایت ضروری ہے:-

ڈاکٹر احمد الدین سیکرٹری تعلیم وتربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ
مقام فضل بھنبھرو۔ ضلع تھرپارکر

ضرورت استاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ۱۵ر مئی تک اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے نام بھجوا دیں۔ نقول سرٹیفکیٹ سفارشات کے ہمراہ ہوں۔ انٹرویو کے متعلق بعد میں تاریخ مقرر کی جائے گی۔ انٹرویو کیلئے اخراجات امیدوار کو اپنی گرہ سے برداشت کرنے ہونگے۔

خاکسار محمد عبد القادر ہیڈ ماسٹر

نہایت ضروری درخواست

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک اُن مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آ رہی ہیں۔ بخوبی احساس ہو گیا ہوگا۔ لہٰذا اُمید ہے کہ تمام احباب وی۔ پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔ پی رکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمائیں۔

منیجر "الفضل"

قابل فروخت اراضی سکنی

اندرون محلہ دار الفضل قادیان نزد مکان سردار خداداد خانصاحب بلوچ مرحوم تقریبًا ایک کنال اراضی قابل فروخت موجود ہے جسکے دو طرف پندرہ فٹ اور سات فٹ کے راستے ہیں۔ زمین باموقعہ ہے۔ قادیان میں باموقعہ اراضی پر مکان تعمیر کرنے کے خواہشمند احباب کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ جو دوست اس اراضی کو خریدنا چاہیں۔ وہ دفتر جائیداد سے خط وکتابت کریں۔ اور چاہیں۔ تو موقعہ پر اراضی بھی دیکھ لیں۔ اور قیمت کا فیصلہ کریں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۔ ۴ر مئی ۔ برما کے متعلق کوئی تازہ اعلان نہیں ہوا ۔ چنکنگ کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی فوجیں لاشو کے شمال میں پچاس میل دُور پہنچ گئی ہیں ۔ اور کوچاسنے پر قابض ہونا چاہتی ہیں ۔ چینی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں ۔ اتحادی فوجیں آہستہ آہستہ جھنڈوں کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹ رہی ہیں ۔ ایک جاپانی دستہ جھنڈوں کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ جاپانی کوشش کر رہے ہیں ۔ کہ جسقدر جلد ہو سکے چینی اور برطانی فوجوں کو الگ الگ کر دیں ✦

سکندریہ ۔ ۴ر مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ ۱۰ر جون ۱۹۴۰ء (اٹلی کے جنگ میں شریک ہونے کی تاریخ) سے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۲ء تک بحیرۂ روم میں ۱۲ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کے محوری جہاز غرق کئے جا چکے ہیں ✦

ٹوکیو ۔ ۴ر مئی ۔ جاپان گورنمنٹ نے ایرانی سفیر کو جاپان سے نکل جانے کا حکم دیا ہے ۔ چنانچہ وہ سائبیریا کے رستہ واپس ایران جا رہا ہے ۔ گذشتہ ماہ ایران گورنمنٹ نے اپنے ہاں سے جاپانی سفیر کو نکال دیا تھا ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے ۔ کہ دو نئے جرمن جرنیل لیبیا پہنچے ہیں ۔ یہ دونوں مسلح ڈویژنوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور ان میں سے ایک رُوس سے آیا ہوا ہے ✦

پورٹ لوئیس ۔ ۴ر مئی ۔ جزیرہ مڈغاسکر میں وشی گورنمنٹ کے تین جنگی جہاز پہنچ گئے ہیں ۔ اور گورنمنٹ نے تمام فوجیوں بلکہ ریزرو دستوں کو بھی بلا لیا ہے ۔ اور سب کو کم سے کم چھ ماہ ٹریننگ لینی ہو گی ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ روس کے محاذ سے کوئی خاص خبر نہیں آئی ۔ سوائے اس کے کہ بعض مورچوں پر معمولی جھڑپیں ہوئیں ✦

واشنگٹن ۔ ۳ر مئی ۔ مسٹر روزویلٹ چالیس لاکھ امریکن فوج کو پوری طرح مسلح کرنے نیز بیس ہزار طیارے ۔ بیشمار ٹینک اور توپیں بنانے کے لئے کانگرس سے ۳۵ ارب ڈالر کی رقم کا مطالبہ کرنے والے ہیں ✦

ماسکو ۔ ۴ر مئی ۔ روسی ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے ۔ کہ اٹلی میں فیسسٹ پارٹی کے بہت سے ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ کیونکہ وہ اطالوی فوجوں کے روسی محاذ پر بھیجے جانے کی مخالفت کرتے تھے ۔ اور چاہتے تھے ۔ کہ اٹلی علیحدہ طور پر صلح کر لے ✦

مدراس ۔ ۴ر مئی ۔ برما گورنمنٹ کے جو ملازمین ہندوستان میں آ گئے ہیں ۔ ان کی امداد اور دیکھ بھال کے لئے برما گورنمنٹ نے یہاں اپنا ایک نمائندہ مقرر کر دیا ہے ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ آسٹریلین ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلین سپاہی امریکن کمانڈ کے ماتحت آئس لینڈ میں سرگرم عمل ہیں ۔ اور برطانیہ و رُوس کی سپلائی لائنوں کی حفاظت کے سلسلہ میں قابل قدر کام کر رہے ہیں ✦

دہلی ۔ ۲ر مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے نمائندوں نے سر کرپس سے یہ کہدیا تھا ۔ کہ وہ ہندوستان میں مشترکہ کیبنٹ کے قیام کے حق میں ہیں ۔ البتہ اس قسم کی نیشنل گورنمنٹ کے مخالف ہیں جس کا مطالبہ کانگرس کی طرف سے کیا جا رہا ہے ✦

دہلی ۔ ۴ر مئی ۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ موجودہ نازک دَور میں مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک قومی حکومت اور قومی مورچہ بنانا ضروری ہے کانگرس کی موجودہ پالیسی درست نہیں ۔ مَیں اس پالیسی میں تبدیلی کرانے کے لئے رائے عامہ کو اپنے حق میں کروں گا ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ مدراس میں کولیشن وزارت قائم کرینگے ۔ اور اگر اس کوشش میں وہ کامیاب ہو گئے ۔ تو ممکن ہے ۔ دوسرے صوبوں میں بھی یہ کوشش کیجائے ✦

ماسکو ۔ ۴ر مئی ۔ ایک روسی اعلان مظہر ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر تین روز کی جنگ میں دو ہزار جرمن افسر مارے گئے ہیں ۔ کالینن کے محاذ پر زبردست سرگرمی جاری ہے ۔ اس محاذ پر جرمنوں کے اہم سلسلہ رسل و رسائل پر قبضہ کر لیا گیا ✦

سڈنی ۔ ۴ر مئی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ جاپانی نیوگنی میں وادیٔ سرکھان کے علاقہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں ۔ جاپانی طیاروں نے مورسبی کی بندرگاہ پر بھی حملہ کیا ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ رائل ایئر فورس کی ایک بڑی جمعیت نے گذشتہ شب ہیمبرگ کے گھاٹوں اور جہاز سازی کے کارخانوں پر شدید بمباری کی ۔ کئی جگہ آگ لگ گئی ۔ دشمن کے پانیوں میں سرنگیں بھی بچھائی گئیں ۔ ہالینڈ ۔ بلجیم اور شمالی فرانس کے ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے گئے ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ امریکن امیر البحر نے ایک بیان میں کہا کہ اسوقت ہم تیاریوں میں مصروف ہیں جسوقت ہم نے حملہ شروع کر دیا ۔ پھر وہ جاری رہیگا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ دُوسرا بلکہ تیسرا محاذ جنگ جسوقت اور جس جگہ ممکن ہو ۔ قائم کر دیں ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ جرمن ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں برطانی ہوابازوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا ۔ کہ ان کا ہمت و حوصلہ بہت بلند ہے ✦

چنکنگ ۔ ۴ر مئی ۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ پچھلے ایک مہینہ میں ۱۳ ۱۴ ہزار جاپانی ہلاک ہوئے ہیں ۔ چینی صرف تین چار ہزار کام آئے ✦

لنڈن ۔ ۴ر مئی ۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ برطانی گورنمنٹ نے غیر مبہم طور پر یہ بات ثابت کر دی ہے ، کہ وہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کو مکمل آزادی حاصل ہو ۔ اور جنگ کے فوراً بعد وہ اپنی حکومت قائم کرے ۔ ہمارے لئے اب ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے ۔ میرا مشن اسی لئے ناکام ہوا کہ ہندوستان کے بعض اہم عناصر چاہتے تھے کہ مکمل اختیارات اکثریت کو دے دیئے جائیں ✦

چنکنگ ۔ ۴ر مئی ۔ ایک چینی فوجی مبصر نے ایک بیان میں کہا کہ برما میں چینیوں کی بڑی فوج کو ابھی تک جنگ میں حصہ لینے کا موقعہ ہی نہیں ملا ۔ جب اسکے ساتھ دشمن کا تصادم ہوا ۔ تو برما کی جنگ میں غیر معمولی تبدیلی ہو جائے گی ✦

چنکنگ ۔ ۴ر مئی ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چین کے جنوبی صوبہ ہونان میں جاپانیوں کی جو بڑی فوج سینانگ سے شمال مشرق کی طرف بڑھ رہی تھی ۔ اس کا مکمل محاصرہ کر لیا گیا ہے ۔ چینیوں نے سینانگ کی سڑکیں اور پل وغیرہ سب تباہ کر دیئے ہیں ✦

بمبئی ۔ ۴ر مئی ۔ یہاں حکومت نے پبلک کو مشورہ دیا ہے کہ جنگی حالات کے پیش نظر چاول کا استعمال کم کر دیں ۔ بمبئی میں چاول کی درآمد کا چالیس فیصدی برما سے آتا تھا ۔ جو اب نہ آ سکیگا ۔ لوگوں کو چاول کی بجائے کوئی دُوسری خوراک استعمال کرنی چاہیئے ✦

دہلی ۔ ۴ر مئی ۔ گورنمنٹ ہند کے ممبر مسٹر اینے نے آج ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ برما میں دس اور بارہ لاکھ کے درمیان ہندوستانی رہتے تھے ۔ ان میں سے اڑھائی تین لاکھ بمشکل واپس ہندوستان پہنچ سکے ہیں ۔ ان لوگوں کی ہر ممکن سہولت کا انتظام کیا گیا تھا ۔ بعض لوگوں کو کرایہ بھی حکومت نے دیا ۔ ان لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے تمام صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے ✦

لاہور ۔ ۴ر مئی ۔ کل اور پرسوں یہاں فوجی مشق ہو گی ۔ لوگوں کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ اس سے خوف زدہ نہ ہوں ✦

بمبئی ۔ ۴ر مئی ۔ چاولوں کی درآمد میں تاجروں کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت بمبئی نے پچاس ہزار بوری خریدنے کا فیصلہ کیا ہے ✦

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی)